Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Infaq Fi Sabil Allah and the Exemplary Conduct of the Female Companions (RA): An Analytical Study

انفاق فی سبیل اللہ اور اسوہ صحابیات رضی اللہ عنہن: تجزیاتی مطالعہ

Laiba Abdul Raheem
MS Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies, Government College Women University Sialkot
laibaabdulraheem6@gmail.com
Dr. Bakhtawar Siddique (Corresponding Author)
Lecturer, Institute of Arabic and Islamic Studies, Government College Women University Sialkot
Bakhtawar.Siddique@gcwus.edu.pk

ABSTRACT

This study explores the concept of Infaq fi Sabeelillah (spending in the way of Allah) in the light of the Qur'an and Hadith, emphasizing its comprehensive nature that encompasses financial, social, and moral dimensions. The research particularly focuses on the exemplary role of the female Companions of the Prophet (peace be upon him) who demonstrated remarkable dedication, sacrifice, and sincerity in their acts of charity and service. Their contributions ranging from financial support to humanitarian and social participation reflect the true spirit of faith and devotion. By analyzing their lives and practices, this study derives guiding principles for contemporary Muslim women, highlighting the relevance of these models in countering materialism and promoting social welfare in the modern era. The paper concludes with key findings and recommendations, emphasizing that the spirit of Infaq serves as a foundation for moral development, social balance, and the empowerment of women in the path of faith and humanity.

Keywords: *Infaq fi Sabeelillah, Female Companions, Charity in Islam, Role of Women in Islam, Faith and Sincerity, Social Welfare, Islamic Ethics, Contemporary Guidance.*

اسلام ایک ایسا کامل دین ہے جس نے زندگی کے ہر پہلو میں انسانیت کو ہدایت بخشی ہے۔ قرآنِ کریم نے ایمان، عبادت، اخلاق اور معاشرت کے ساتھ ساتھ مالی معاملات اور سماجی ذمہ داریوں کو بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ان ہی تعلیمات میں ایک نہایت اہم پہلو انفاق فی سبیلاللہ ہے، یعنی اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا۔ یہ عمل ایمان کی سچائی، اخلاصِ نیت، اور ایثار و قربانی کا مظہر ہے۔ اسلام نے انفاق کو محض صدقہ یا زکوٰۃ کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے معاشرتی بھلائی، فلاحِ عام اور انسانی ہمدردی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔

عہدِ نبوی میں جہاں مرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، وہیں صحابیات رضی اللہ عنہن نے بھی اپنی حیثیت کے مطابق غیر معمولی کردار ادا کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنے مال و متاع کو دین کی خاطر پیش کیا بلکہ اپنی تربیت، اخلاق اور ایمان کے ذریعے آئندہ نسلوں کے لیے عملی مثالیں قائم کیں۔ حضرت خدیجہرضی اللہ عنہا کا مالی تعاون، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت اسماءرضی اللہ عنہا، حضرت زینبرضی اللہ عنہا اور دیگر صحابیات کے انفاقی کارنامے اسلامی

تاریخ میں روشن باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کا یہ کردار اس امر کی دلیل ہے کہ خواتین بھی دینی وسماجی خدمت کے میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ رہ کر اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

موجودہ دور میں جب دنیا مادی مفادات، خود غرضی اور سماجی عدم توازن سے دوچار ہے، انفاق فی سبیل اللہ کی حقیقی روح کو اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ آج کی مسلمان خواتین اگر صحابیات کے طرزِ عمل کو نمونہ بنائیں تو وہ معاشرے میں فلاح و خیر کے بے شمار دروازے کھول سکتی ہیں۔ ان کی صلاحیتیں، وسائل اور جذباتِ قربانی اگر درست سمت میں بروئے کار لائے جائیں تو امتِ مسلمہ کے اجتماعی ارتقاء میں خواتین ایک مثبت اور فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔

اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ میں صحابیات کے کردار کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کیا جائے، ان کے طرزِ عمل کو موجودہ تناظر میں پیش کیا جائے، اور یہ واضح کیا جائے کہ آج کی خواتین ان مبارک شخصیات کے نقشِ قدم پر چل کر اپنی دینی، اخلاقی اور معاشرتی ذمہ داریوں کو کس طرح بہتر انداز میں ادا کر سکتی ہیں۔ یہ تحقیق نہ صرف تاریخی حوالے سے اہم ہے بلکہ موجودہ مسلم معاشرے کے لیے بھی راہِ عمل فراہم کرتی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ کا تعارف، اقسام، دائرہ کار اور اہمیت

انفاق کا لغوی مفہوم:

لفظ انفاق عربی مادہ **"ن۔ف۔ق"** سے مشتق ہے، اور انفاق جمع ہے نفق کی۔ عربی لغت اور قرآنی اصطلاحات کے مطابق **"نفق"** کے متعدد معانی بیان کیے گئے ہیں۔ **پروفیسر عبد الرزاق**[1] کے مطابق **"نَفَقَ الشيء"** کے معنی ہیں: کسی چیز کا ختم ہونا، خرچ ہونا اور صرف ہونا۔ اسی مادے سے **"نفق"** کا دوسرا معنی سرنگ یا ٹنل بھی بیان کیا گیا ہے۔

لطف الرحمن خان[2] کے نزدیک **نَفَقَ** اسمِ ذات ہے، جس کے درج ذیل معانی ہیں:

1. سرنگ
2. دو منہ والا ہونا
3. کسی چیز کا خرچ ہو جانا
4. ایک راستے سے آنا اور دوسرے سے نکل جانا

---

[1] ڈاکٹر، روحی البعلبکی، **المورد الوسیط**۔ ترجمہ۔ پروفیسر عبد الرزاق (کراچی: دارالاشاعت، ستمبر 2005ء)580۔

[2] لطف الرحمن خان، **قرآنی ڈکشنری** (لاہور: سراج منیر، 25 اپریل 2013ء)477۔

اسی طرح **عطا الرحمن ثاقب**[3] کے مطابق **"نفق"** کے معنی سوراخ کے ہیں۔ وہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 3 میں **"یُنفِقُون"** کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ:"جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا، وہ اس میں سے سوراخ کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بند کر کے نہیں رکھتے بلکہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔"

انفاق کا اصطلاحی مفہوم:

امام جریر طبریؒ انفاق فی سبیل اللہ کی اصطلاحی تعریفیوں بیان کرتے ہیں:

"اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا مطلب یہ ہے: مال کو ہر اس صورت میں خرچ کرنا جس سے اللہ کی اطاعت مقصود ہو، جیسے جہاد، فقراء پر خرچ اور ضرورت مندوں کی مدد۔"[4]

ابن رشد اپنی کتاب **"بدایۃ المجتہد"** میں فرماتے ہیں:

"اللہ کی راہ میں خرچ کرنا داخل ہے اس میں جہاد، اس میں مدد دینے والے افراد پر خرچ اور وہ عمل جو اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے، سب کو شامل ہے۔"[5]

معاشیاتِ اسلام میں **مولانا مودودی** نے انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں لکھا کہ:

"انفاق راہ خدا کا خرچ ہے جسے قرآن کبھی انفاق، کبھی انفاق فی سبیل اللہ، کبھی صدقہ اور کبھی زکوٰۃ کے نام سے تعبیر کرتا ہے، یہ محض ایک نیکی اور خیرات نہیں ہے بلکہ ایک عبادت اور اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ قرآن مجید میں زکوٰۃ اور صدقات کے لیے جگہ جگہ انفاق فی سبیل اللہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یعنی "خدا کی راہ میں خرچ کرنا"۔[6]

اس کے علاوہ تفہیم القرآن میں مولانا مودودیؒ نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 261 اور حاشیہ نمبر 299 میں انفاق کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

"مال کا خرچ خواہ اپنی ضروریات کی تکمیل میں ہو یا اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے میں یا اپنے اعزہ و اقربا کی خبر گیری میں یا محتاجوں کی اعانت میں یا رفاہِ عامہ کے کاموں میں یا اشاعتِ دین اور جہاد

---

[3] عطاء الرحمن ثاقب، **تیسیر القرآن ڈکشنری** (لاہور: فہم قرآن انسٹیٹیوٹ، رمضان مبارک 1419ھ) 12۔

[4] ڈاکٹر، تاج الدین اظہر، "**انفاق فی سبیل اللہ: اسلامی فکر میں مفہوم، دائرہ کار اور سماجی اثرات کا تحقیقی جائزہ**" (HITEC یونیورسٹی، ٹیکسیلا، ستمبر 2025ء)، 5۔

[5] **ایضاً**۔

[6] سید، ابوالاعلیٰ مودودی، **معاشیات اسلام** (لاہور: اسلامک پبلیکشنز، 1975ء)، 6۔

کے مقاصد میں، بہر حال اگر وہ قانونِ الٰہی کے مطابق ہو اور خالص خدا کی رضا کے لیے ہو تو اسے
راہِ خدا ہی کہا جائے گا۔"[7]

لہٰذا انفاق فی سبیل اللہ کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ انسان اپنے مال و وسائل کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہے، انہیں روکے نہیں۔ جیسے سرنگ یا ٹنل میں ایک طرف سے چیز داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل جاتی ہے، اسی طرح مومن پر لازم ہے کہ وہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو خود تک محدود نہ رکھے بلکہ ان کا مصرف دوسروں تک پہنچانے میں کرے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی اقسام اور دائرہ کار:

انفاق فی سبیل اللہ کا دائرہ کار دینی، سماجی، انسانی، فلاحی اور خاندانی تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ یہ صرف "جہاد" یا "صدقہ و زکوٰۃ" تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر اس پہلو کو شامل کرتا ہے جہاں نیت اللہ کی رضا ہو۔ انفاق کا دائرہ دینی و روحانی پہلوؤں سے لے کر سماجی، انسانی اور معاشرتی میدانوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اس میں دین کی تبلیغ و ترویج، مساجد و مدارس کی تعمیر، فقراء و مساکین، یتیموں، بیواؤں اور مسافروں کی مدد، تعلیم و صحت کے فلاحی کاموں میں حصہ لینا اور قدرتی آفات میں انسانیت کی خدمت شامل ہے۔ اسی طرح اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرنا بھی اگر نیت اللہ کی رضا ہو تو انفاق کے زمرے میں آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتے ہو وہ تمہارے لیے صدقہ ہے"۔[8] اب اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کی جو تین بڑی اقسام ہمارے سامنے آتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

لازمی انفاق: اس قسم کا انفاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے لازم، واجب اور فرض ہوتا ہے۔ لازمی انفاق میں جو انفاق لازم ہیں وہ یہ ہیں جیسے کہ زکوٰۃ، نفقات واجبہ، صدقہ فطر، کفارات، نذ ر پوری کرنا، دم دینا، عید الاضحی پر قربانی کرنا اور مہمان نوازی کرنا وغیرہ۔

اختیاری انفاق: اختیاری انفاق سے مراد ایسا انفاق ہے جو مسلمان اپنی مرضی و منشاء کے مطابق فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ صدقہ، خیرات، عطیات، کفالت کرنا اور جہاد و غزوات میں تعاون کرنا وغیرہ اختیاری انفاق میں شامل ہیں۔

غیر مالی انفاق: فی سبیل اللہ جب کوئی مسلمان کوئی کام کرتا ہے تو چاہے یہ کام مال خرچ کر کے کرے یا اپنے علم و وقت کے ذریعے یا تعاون و ہمدردی اور کسی قسم کی جسمانی خدمت کے ذریعے یہ سب انفاق ہی میں شامل ہیں۔ اس جیسی کئی امثال ہمیں اسلامی روایات میں ملتیہیں جو رسول ﷺ، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صحابیات نے اختیار کی ہیں۔ علم، وقت، خدمت، تعاون وغیرہیہ سب غیر مالی انفاق میں شامل ہیں۔

---

[7] مولانا، مودودی، **تفہیم القرآن** (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 11 ستمبر 1040ء) 1:203۔

[8] البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح**، ترجمہ۔ محمد ابراہیم حنفی چشتی (کراچی: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، فروری 2007ء)، کتاب ایمان، باب عمل بغیر نیت وخلوص کے صحیح نہیں ہوتے، رقم الحدیث: 55۔

قرآن وحدیث میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت:

اسلام نے انسان کو مال و دولت کا مالک نہیں بلکہ اس کا امین قرار دیا ہے، لہٰذا مال کو اللہ کی خوشنودی کے لیے خرچ کرنا ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ قرآن و سنت میں انفاق فی سبیل اللہ کو ایمان کی علامت، تزکیۂ نفس کا ذریعہ اور معاشرتی عدل کے قیام کا مؤثر وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم میں انفاق فی سبیل اللہ کو کئی مقامات پر ایمان اور تقویٰ سے جوڑا گیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس پر دنیا و آخرت میں اجر و برکت کا وعدہ فرمایا ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں بھی انفاق فی سبیل اللہ کو ایمان کی علامت، رحمتِ الٰہی کا سبب اور جنت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

انفاق کا حکم:

قرآن وحدیث میں جگہ جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۔

ترجمہ: "اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔"[9]

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۔

ترجمہ: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لیے نکالا ہے، اس میں سے بہتر حصہ راہ خدا میں خرچ کرو۔"[10]

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن آدم! اگر تو زائد از ضروریات خرچ کر دے تو تیرے لیے بہتر ہے، اور اگر تو اسے روک رکھے تو وہ تیرے لیے برا ہے، لیکن ضرورت کے مطابق رکھ لینے پر تجھ پر کوئی ملامت نہیں، اور اپنے زیر کفالت افراد پر پہلے خرچ کر۔"[11] **حضرت جابر بن عبد اللہ** سے راویت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید الفطر کی نماز پڑھی۔ پہلے آپ نے نماز پڑھی اس کے بعد خطبہ دیا۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو اترے اور عورتوں کی طرف آئے۔ پھر انہیں صدقہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔[12]

ان احادیث میں بھی رسول اللہ نے ضرورت سے زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے, خاص کر عورتوں کو زیادہ صدقہ کرنے کی ترغیب دی ہے۔

---

[9] البقرہ2:195

[10] البقرہ2:267

[11] التبریزی، محمد بن عبد اللہ، **مشکوۃ مصابیح**، ترجمہ۔ مولانا عبد السلام (لاہور: مکتبہ اسلامیہ، اگست 2013ء)، کتاب زکوۃ، باب سخاوت کی فضلیت اور بخل کی مذمت کا بیان، رقم الحدیث: 1863۔

[12] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب عیدین، کے مسائل، باب امام کا عید کے دن عورتوں کو فضلیت کرنا، رقم الحدیث: 978۔

انفاق کے مصارف:

مصارف سے مراد کہ کن کن لوگوں میں مال خرچ کیا جائے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں سب سے پہلے اپنے خاندان پر خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو کہ انسان کی سب سے بڑھی اور پہلی زمہ داری ہے۔ اس کے بعد رشتہ داروں پر اور ان پر خرچ کا دوہرا ثواب بھی ہے ایک صدقہ کا اور ایک صلہ رحمی کا۔ پھر ہمسائیوں کا اور اسی طرح دوسرے لوگ جیسے مسافر، مسکین، قرض دار اور جہاد میں وغیرہ شامل ہیں۔ قرآنی آیات میں جو مصارف ذکر کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں:

يَسْئَلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ۔

ترجمہ: لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔[13]

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِى الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔

ترجمہ: یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں، اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو۔ نیز یہ گردنوں کے چھڑانے اور قرضداروں کی مدد کرنے میں اور راہِ خدا میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لیے ہیں۔ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا و بینا ہے۔[14]

احادیث مبارکہ میں بھی جو مصارف ملتے ہیں وہ چند ایک درج ذیل ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: "کم مال والے کا محنت مشقت کر کے دینا۔ اور شروع ان سے کرو جن کی کفالت کے تم ذمہ دار ہو۔"[15] حضرت سلمان بن عامرؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسکین پر صدقہ کرنا صرف ایک صدقہ ہے، جبکہ رشتہ دار پر دوھرا ہے، صدقہ اور صلہ رحمی۔"[16]

انفاق کا مقصد:

قرآن وحدیث میں انفاق فی سبیل اللہ کے جو مقاصد بیان کیے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں جیسے:

---

[13] البقرہ 215:2

[14] التوبہ 60:9

[15] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، **سنن ابی داود**، ترجمہ۔ ابو العرفان مولانا محمد انور (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکشنز، اکتوبر 2012ء)، کتاب زکوۃ، باب سارا مال صدقہ کرنے کی اجازت کا بیان، رقم الحدیث: 1677۔

[16] التبریزی، **مشکوۃ مصابیح**، کتاب زکوۃ، باب بہترین صدقہ کا بیان، رقم الحدیث: 1939۔

• مال کا معاشرے میں گردش کرنا	• گناہوں کا معاف ہونا
• جنت کا حصول	• اجر وثواب کا باعث

- روز محشر سایہ کا حصول

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ۔

ترجمہ: جو کچھ بھی اللہ ان بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کی طرف پلٹادے وہ اللہ اور رسول اور رشتہ داروں اور یتامی اور مساکین اور مسافروں کے لیئے ہے تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔[17]

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۔

ترجمہ: اگر اپنے صدقات اعلانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو، تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تمہاری بہت سی برائیاں اس طرزِ عمل سے محو ہو جاتی ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو بہر حال اس کی خبر ہے۔[18]

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔[19]

حضرت مرثد بن عبد اللہؒ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی نے مجھے حدیث بیان کی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''روز قیامت مومن کا صدقہ ہی اس کے لیے باعث سایہ ہو گا''۔[20]

انفاق میں اخلاص ونیت کا اثر:

انفاق فی سبیل اللہ میں سب سے اہم انسان کی نیت ہے۔ اگر انسان نیک نیتی کے ساتھ صدقہ کرے تو اس پر وہ اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور اس کے بر عکس اگر انسان کی نیت دکھلاوے وریاکاری کی ہو تو نہ تو آخرت میں اس پر کوئی اجر وثواب ہے اور نہ ہی اس دنیا میں ایسے مال کے خرچ کرنے کا کوئی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اسی بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح سمجھایا ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ

---

[17] الحشر 7:59

[18] البقرہ 271:2

[19] امام احمد، احمد بن حنبل، **المسند**، ترجمہ۔ مولانا محمد ظفر اقبال (لاہور: مکتبہ رحمانیہ)، باب حضرت عبادہ بن صامت کی مرویات، رقم الحدیث: 23189۔

[20] التبریزی، **مشکوۃ مصابیح**، کتاب زکوۃ، باب صدقہ کی فضلیت کا بیان، رقم الحدیث: 1925۔

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ:اے ایمان لانے والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو، جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے، نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک چٹان تھی، جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی ۔ اس پر جب زور کا مینہ برسا، تو ساری مٹی بہہ گئ اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کرکے جو نیکی کماتے ہیں، اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا، اور کافروں کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے۔"[21]

وَ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ

ترجمہ: بخلاف اس کے جو لوگ اپنے مال محض اللہ کی رضاجوئی کے لیے دل کے پورے ثبات و قرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو اگر زور کی بارش ہو جائے تو دوگنا پھل لائے، اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اس کے لیے کافی ہو جائے۔ تم جو کچھ کرتے ہو۔"[22]

یعنی بدنیتی کی صورت میں انسان کا کیا ہوا صدقہ اس مٹی کی طرح ہے جو بہہ جائے اور اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو سکے جبکہ نیک نیتی کی صورت میں انسان کا صدقہ ایسے باغ کی طرح ہے جس سے وہ دوگنا فائدہ حاصل کرتا ہے۔

انفاق کرنے والے کے لیے اجر و ثواب:

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۔

ترجمہ: مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے، ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لیئے بہترین اجر ہے۔"[23]

درج ذیل احادیث میں بھی رسول اللہ نے بہت عمدہ مثال سے بتایا کہ سخی کا خرچ کشادہ کپڑے کی طرح ہوتا ہے اور بخیل کا خرچ تنگ کپڑے کی طرح۔ پھر حلال کمائی کا صدقہ اللہ کے ہاں بڑھتا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی کریم ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسے دو شخصوں کی سی ہے جن کے بدن پر لوہے کے دو کرتے ہوں چھاتیوں سے ہنسلی تک، جب خرچ کرنے کا عادی خرچ کرتا ہے تو اس کے تمام جسم کو (وہ

---

[21] البقرہ264:2

[22] البقرہ286:2

[23] الحدید18:57

کرتا) چھپالیتاہے۔اور اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہے اور چلنے میں اس کے پاؤں کانشان مٹتا جاتا ہے۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کرتے کا ہر حلقہ اپنی جگہ سے چمٹ جاتا ہے۔ بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا۔[24] **حضرت ابوہریرہؓ بیان** کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک کہتاہے:"اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما جبکہ دوسرا کہتاہے: اے اللہ! بخیل کو تباہی سے دوچار کر۔"[25]

قرآن و حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ ایک ایمانی فریضہ، اخلاقی تربیت اور سماجی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ یہ انسان کے دل سے بخل، خود غرضی اور حرص کو ختم کرتا ہے، اور مال میں برکت وطہارت پیدا کرتا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کا عملی کردار

اسلامی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کے عہدِ مبارک میں جہاں صحابۂ کرامؓ نے دین کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا، وہیں بالخصوص صحابیات رضی اللہ عنہن، نے بھی انفاق فی سبیل اللہ میں بے مثال عملی نمونے قائم کیے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات نے ان کے دلوں میں ایمان، ایثار، قربانی اور خدمتِ خلق کا جذبہ ایسا پیدا کیا کہ انہوں نے اپنی ذاتی ضروریات پر دوسروں کو ترجیح دی۔

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا:

سیدہ خدیجہ الکبریٰ سلام اللہ علیہا رسول ﷺ کے عقد نکاح میں آنے والی پہلی خوش بخت خاتون تھیں۔ آپ سلام اللہ علیہا کیپہلی مددگار خاتوں تھیں۔ابن ہشام نےسیدہ خدیجہسلام اللہ علیہاکے متعلق لکھا ہے:"سیدہ خدیجہسلام اللہ علیہا آپ ﷺ کے لیے تبلیغ اسلام میں سچی مددگار تھیں، آپ ﷺ ان سے مشاورت کیا کرتے تھے۔"[26] انہوں نے اپنی تمام دولت کو اسلام کے لیےوقف کردیا۔اسی سے متعلق ایک روایت میں آپ ﷺ نےسیدہ خدیجہسلام اللہ علیہاکے بارے میں فرمایا: " واشرکتنی فی مالھا"۔[27] آپسلام اللہ علیہانے رسول ﷺ سے عرض کیا :"آپ میری دولت کو جس طرح چاہے اسلام کے لیے وقف کردیں۔" ایک مرتبہ سیدہ خدیجہسلام اللہ علیہانے اپنے مال سے حضرت حلیمہ سعدیہ جو کہرسول ﷺ کی رضائی والدہ تھیں۔خشک سالی کے زمانے میں ان کی مدد کی۔اسی کے حوالے سے **ابن سعد** بیان

---

[24] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب زکوۃ سے متعلق مسائل، باب صدقہ دینے والے کی اور بخیل کی مثال کا بیان، رقم الحدیث:1443۔

[25] التبریزی، **مشکوۃ مصابیح**، کتاب زکوۃ کا بیان، باب سخاوت کی فضلیت اور بخل کی مذمت کا بیان، رقم الحدیث:1860۔

[26] انوار الحق، **"کفالت عامہ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے عملی امور: ایک جائزہ"** (یونیورسٹی آف کراچی، مارچ 2020ء)،5۔

[27] ایضا۔

کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ آئی تو انہوں نے اپنی خشک سالی کی شکایت آپ سے کی، آپ نے یہ بات خدیجہ سلام اللہ علیہا سے کی تو انہوں نے حلیمہ کی مالی امداد کی۔[28]

سیدۃ النساء العالمین حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا:

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی زندگی انفاق فی سبیل اللہ کی زندہ تفسیر تھی۔ آپ سلام اللہ علیہا نہ صرف مال بلکہ اپنے وقت، محنت، جذبات اور خلوص کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرتی تھیں۔ ایکدفعہ آپ ایک گھر گئیں جہاں کسی کا انتقال ہوا تھا، آپ نے اہلِ خانہ سے تعزیت کی، انہیں صبر کی تلقین کی اور تسلی دی، یہ روحانی و اخلاقی انفاق کی بہترین مثال ہے[29] اُحد کے میدان میں جب نبی کریم ﷺ زخمی ہوئے تو آپ نے مولا علیعلیہ السلام کے ساتھ مل کر زخم دھوئے، خون بہنا روکا اور مرہم پٹیکی۔[30] جب گھر کے کاموں سے آپ کے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے تو خادم طلب کرنے پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمدللہ اور 34 بار اللہ اکبر پڑھا کرو یہ اذکار تمہارے لیے خادم سے بہتر ہیں۔[31] ایک موقع پر جب مولا علی علیہ السلام کو ایک دینار ملا تو آپ نے نبی ﷺ سے رہنمائی طلب کی: آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا رزق ہے، پس آپ نے اسے استعمال کیا، مگر جب ضرورت مند عورت اس کی تلاش میں آئی تو نبی ﷺ کے فرمان پر وہی دینار واپس ادا کر دیا۔[32]

ایک اور موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کے گھر کے دروازے پر پردہ دیکھا تو ناراضی کا اظہار فرمایا، تو آپ نے فوراًوہ پردہ ہٹا کر نبی ﷺ کے حکم کے مطابق اسے کسی اور کو دے دیا۔ یہ دنیاوی زیب و زینت سے بے رغبتی اور روحانی ایثار کی علامت تھی۔[33] اسی طرح جب آپ کے گلے میں سونے کی زنجیر تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا تو آپ نے فوراً وہ زنجیر بیچ دی، اس کی قیمت سے غلام خرید کر آزاد کیا، اور اسے فی سبیل اللہ صدقہ سمجھا۔[34] حتیٰ کہ جب کفار نے نبی ﷺ پر بیت اللہ میں سجدے کی حالت میں اونٹنی کی اوجڑی ڈال دی، تو حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا دوڑتی ہوئی آئیں، اوجڑی ہٹائی، اپنے

---

[28] انوار الحق، "**کفالت عامہ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے عملی امور: ایک جائزہ**"، 6۔

[29] النسائی، **سنن نسائی**، کتاب جنازہ سے متعلق، باب وفات کی اطلاع کرنا، رقم الحدیث: 1881۔

[30] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب جہاد، باب خود پہننا، رقم الحدیث: 2911۔

[31] **الترمذی**، محمد بن عیسیٰ، ترجمہ۔ ڈاکٹر عبد الرحمن بن عبد الجبار (لاہور: مکتبہ بیت السلام، فروری 2016ء)، کتاب مسنون ادعیہ و اذکار، باب سوتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد اللہ پڑھنے کا بیان، رقم الحدیث: 3408۔

[32] ابو داؤد، **سنن ابی داود**، کتاب گری پڑی گمشدہ چیزوں سے متعلق مسائل، باب لقطہ کی پہچان کرانے کا بیان، رقم الحدیث: 1714۔

[33] ابو داؤد، **سنن ابی داؤد**، کتابلباس سے متعلق، باب رنگین اور نقش و نگار والے پردے لٹکانے کا بیان، رقم الحدیث: 4149۔

[34] النسائی، **سنن نسائی**، کتاب سنن کبریٰ سے زینت سے متعلق، باب عورتوں کے لئے زیورات اور سونے کی نمائش کی کراہت کا بیان، رقم الحدیث: 5143۔

والد کی دلجوئی کی، اور ان ظالموں پر بد دعا کی۔[35] ان تمام واقعات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا انفاق صرف مال تک محدود نہیں تھا بلکہ ان کے کردار، سادگی، ایثار، خدمت، ہمدردی اور ایمان کے ہر پہلو میں جھلکتا تھا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی چھوٹی صاحبزادی اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ حضرت **عروہ بن زبیر فرماتے ہیں** :" سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس اللہ کے رزق میں سے جو بھی چیز آتی وہ اسی وقت (کھڑے کھڑے) اس کا صدقہ فرمادیتیں۔"[36] سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی انفاق فی سبیل اللہ کے جذبے سے لبریز تھی۔ آپ نے ہر حال میں اللہ کی راہ میں خرچ کیا، چاہے وہ مال و دولت ہو، علم ہو، یا خدمتِ خلق۔ ایک موقع پر جب ایک سائل آیا تو آپ نے فوراً دینے کا حکم دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم شمار نہ کرو، ورنہ اللہ بھی تمہیں گنتی کر کے دے گا۔"[37] ایک اور موقع پر جب ایک باندی نے آپ پر جادو کیا، تو آپ نے انتقام لینے کے بجائے خیر خواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "اسے عرب کے طاقتور لوگوں کے ہاتھ بیچ دو اور اس کی قیمت اس جیسی ایک باندی پر خرچ کر دو"[38]

اسی طرح حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعے میں آپ نے ان کی آزادی کے لیے مالی مدد پیش کی، لیکن جب ان کے مالکوں نے ناجائز شرط رکھی، تو آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق انہیں خرید کر آزاد کیا۔[39] مزید بر آں، جب رسول اللہ ﷺ اپنی آخری بیماری میں تھے اور آپ رضی اللہ عنہا کے پاس تھوڑا سا سونا موجود تھا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! اسے میرے پاس لاؤ... محمد ﷺ کا اللہ کے بارے میں کیا گمان ہے اگر وہ اس سونے کے ساتھ اس سے ملاقات کرے؟ اسے خرچ کر دو"۔[40] ان تمام روایات سے واضح ہوتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انفاق فی سبیل اللہ کے ہر پہلو مالی، اخلاقی، علمی اور روحانی میں اپنی زندگی کو رسول ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق بسر کیا۔

ام المؤمنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا:

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، ام المؤمنین، نبی کریم ﷺ کی نہایت نیک، محنتی اور سخی زوجہ تھیں۔ وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کر کے چمڑا دباغت کر کے اور دستکاری کے ذریعے جو کچھ کماتیں، سب راہِ خدا میں خرچ کر دیتی تھیں۔ حضرت

---

[35] البانی، **السلسلۃ الصحیحہ**، فضائل قرآن، دعاؤں، اذکار اور دَم کا بیان، باب قرآن، دعاؤں، اذکار اور دَم کا بیان، رقم الحدیث:2840۔

[36] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب فضیلتوں کے بیان میں، باب قریش کی فضیلت، رقم الحدیث:3505۔

[37] امام، ابو حاتم، محمد بن حبان تمیمی، **صحیح ابن حبان**، ترجمہ: محمد محی الدین جہانگیر (شبیر برادرز لاہور)، کتاب الزکوۃ، رقم الحدیث:3365۔

[38] امام احمد، **المسند**، کتاب ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی مرویات، رقم الحدیث:24627۔

[39] ابو داؤد، **سنن ابی داود**، کتاب غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام، باب عقد کتابت فسخ ہونے پر مکاتب غلام کو بیچنے کا بیان، رقم الحدیث:3929۔

[40] البانی، **السلسلہ الصحیحہ**، کتاب تجارت مزدوری اور زہد کا بیان، باب تجارت، مزدوری اور زہد کا بیان، رقم الحدیث:1278۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: "تم میں سب سے پہلے میرے پاس وہ آئے گی جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے"، اور بعد میں معلوم ہوا کہ اس سے مراد صدقہ وخیرات میں سبقت تھی[41] **سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا** بیان کرتی ہیں میں نے کبھی ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی جو سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے زیادہ بھلائی کرنے والی ہو زیادہ صدقہ خیرات کرنے والی ہو زیادہ صلہ رحمی کرنے والی ہو اور اپنے آپ کو ایسے اعمال میں زیادہ مصروف رکھنے والی ہو جن کے ذریعے اللہ تعالی کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے البتہ یہ ہے کہ ان کے مزاج میں کچھ تیزی تھی لیکن وہ اس بارے میں جلد رجوع بھی کر لیا کرتی تھیں۔[42] **حضرت عثمان الحجبش** ی بیان کرتے ہیں: "سیدہ زینب بنت جحش نے اپنے ترکہ میں درہم اور دینار میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔ آپ کے پاس جس قدر مال آتا سب اللہ تعالی کی راہ میں خیرات کر دیتیں اور آپ مساکین کی پناہ گاہ تھیں۔"[43] **ابن کثیر** میں ہے: "سیدہ بنت جحش بہت زیادہ خیرات وصدقات کرنے والی تھیں۔"[44] **ابن عبدالبر** نے لکھا ہے۔ "سیدزینب امور دستکاری میں ماہر تھیں، خود اپنے ہاتھوں سے کماتیں اور راہ خدا میں صرف کر دیتیں۔" [45]

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے کبھی بھی کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں گیا۔ ایک مرتبہ چند مساکین جن میں عورتیں بھی شامل تھیں، ان کے گھر آئے اور سوال کیا، جس پر ام الحسن جو اس وقت موجود تھیں ان کو سخت سست کہا۔ سیدہ ام سلمہ نے ان کو روکا اور فرمایا ہم کو اس کا حکم نہیں۔ پھر لونڈی کو حکم دیا ان کو خالی ہاتھ نہ جانے دو، اور کچھ نہ ہو تو ایک ایک چھوہارا ان کے ہاتھ پر رکھ دو۔[46] سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: "یارسول اللہ مجھے (اپنے شوہر) ابو سلمہؓ کی اولاد پر خرچ کرنے سے اجر ملے گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "ان پر خرچ کرو تم کو اس خرچ پر اجر ملے گا۔"[47] سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سرکار دوعالم کے آرام و آسائش کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام **حضرت سفینہ**

---

[41] الحاکم، ابو عبد اللہ، محمد بن عبد اللہ، **المستدرک**، ترجمہ۔ محمد شفیق الرحمن (شبیر برادرز لاہور فروری 2010ء)، کتاب صحابہ کرام کی معرفت، باب سیدہ زینب بنت جحش، رقم الحدیث: 6776۔

[42] التمیمی، **صحیح ابن حبان**، کتاب نبی کریم ﷺ کا صحابہ، مردوں اور عورتوں کے مناقب کے بارے میں اطلاع، باب سیدہ عائشہ سے محبت رکھنے کا حکم، رقم الحدیث: 7105۔

[43] الحاکم، **المستدرک**، رقم الحدیث: 3641۔

[44] انوار الحق، "**کفالت عامہ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے عملی امور: ایک جائزہ**"، 9۔

[45] ایضاً۔

[46] الہاشمی، طالب، **تذکار صحابیات** (دہلی: مکتبہ اسلامی، جنوری 1983ء)، 80۔

[47] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب زکوۃ سے متعلق، باب عورت کا خود اپنے شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوۃ دینا، رقم الحدیث: 1467۔

کو اس شرط پر آزاد کیا، جب تک آپ ﷺ بقیہ حیات رہیں ان کی خدمت کرنا تمہارے لئے ضروری اور لازم ہے۔[48] **حضرت انس بن مالک** سے روایت ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان کے پاس **عبدالرحمن بن عوف**ؓ آئے اور کہنے لگے: مجھے خدشہ ہے کہ مال کی کثرت مجھے ہلاک نہ کر دے، میں قریش میں سب سے زیادہ مال والا ہوں؟ سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: " اسے خرچ کرو۔"[49]

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا:

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا، جو ام المؤمنین اور خلیفۂ دوم حضرت عمر بن خطابؓ کی صاحبزادی تھیں، علم، عبادت اور زہد میں نمایاں مقام رکھتی تھیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کے مفہوم کے لحاظ سے ان کی شخصیت اس حقیقت کی نمائندگی کرتی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ صرف مال سے نہیں بلکہ علم، عبادت اور خدمت کے ذریعے بھی کیا جاتا ہے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے قرآنِ مجید، دعاؤں اور دینی علم کو محفوظ رکھنے اور آگے منتقل کرنے میں کردار ادا کیا، جو دراصل روحانی انفاق کی اعلیٰ مثال ہے۔ مزید یہ کہ نبی ﷺ کی آخری بیماری میں وہ خدمتِ رسول ﷺ کے کام آئیں، ان کے حجرے میں آپ کو غسل دیا گیا اور وہ لمحہ بہ لمحہ آپ کی دیکھ بھال میں شریک رہیں۔[50] یہ بھی انفاق فی سبیل اللہ کی عملی صورت تھی، کیونکہ انہوں نے اپنی سہولت، وقت اور جذبات سب کچھ اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت کے لیے قربان کر دیا۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنھا نے وفات کے وقت اپنے بھائی سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کو وصیت فرمائی اور غابہ (مدینہ منورہ میں ایک مشہور جگہ ہے) میں اپنی جائیداد جو حضرت عمر ان کو دے گئے تھے، اس کو صدقہ کر کے وقف کر دیا۔[51]

ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی پھوپھو تھیں۔ عہد فاروقی کے زمانے میں آپ رضی اللہ عنہا کی لونڈی نے ہی امیر المؤمنین سے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنھا کے بارے میں شکایت کی کہ مسلمان ہونے کے باوجود ابھی بھی ان میں یہودیت کے اثرات باقی ہے۔ جس پر حضرت عمرؓ خود ان کے پاس تشریف لیے گئے اور حقیقت معلوم کی۔ اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا" جب سے اللہ نے مجھے ہفتہ کے دن کے بدلے جمعہ کا دن عنایت فرمایا تو ہفتہ کے دن کی محبت میرے دل سے نکل گئی ہے، باقی چونکہ یہودی میرے قریبی رشتہ دار ہیں تو مجھے صلہ رحمی کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔" حضرت عمرؓ ان کے جواب سے مطمئن ہو گئے۔ اس کے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی سے پوچھا تمہیں ایسا کرنے کو کس چیز نے آمدہ کیا؟ لونڈی نے کہا:

---

[48] امام احمد، **المسند**، کتاب حضرت ابو عبدالرحمٰن سفینہ کی حدیثیں جو نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، 22272۔

[49] البانی، **السلسلۃ الصحیحہ**، کتاب خوبیوں اور خامیوں کا بیان، باب خوبیوں اور خامیوں کا بیان، رقم الحدیث: 3426۔

[50] البانی، **السلسلۃ الصحیحہ**، خلافت، بیعت، اطاعت اور امارت کا بیان، باب خلافت، بیعت، اطاعت اور امارت کا بیان، رقم الحدیث: 1748۔

[51] یوسف، محمد خرم، مولانا، **ازواج مطہرات کے دلچسپ واقعات**، 91۔

"مجھے شیطان نے بہکاہ دیا تھا۔" سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اس عذر کو قبول کرتے ہوئے فرمایا: "جا میں نے تجھے راہ خداہ میں آزاد کیا۔"[52] حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے: "جب سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا آئیں تو ان کے کان میں سونے کا بنا ہوا کھجور کا ایک پتہ تھا، تو انہوں نے اس میں سے کچھ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اور ان کے ساتھ آنے والی عورتوں کو ہدیہ کیا۔"[53] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کوئی عورت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جیسا کھانا پکانے والی نہیں دیکھی۔ ایک موقع پر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کر کے میرے گھر بھیجا، مجھے غیرت محسوس ہوئی اور میں نے وہ برتن توڑ دیا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "برتن کے بدلے برتن اور کھانے کے بدلے کھانا۔"[54]

ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ کی زوجہ تھیں۔ آپ نہایت رحم دل اور سخی تھیں۔ جو کچھ ان کے ہاتھ آتا تھا اسے نہایت دریادلی سے حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔ **حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے:** "سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا دستکار تھیں اور طائف کی کھالیں بنایا کرتی تھیں۔ اس سے جو آمدنی آتی اسے راہ خداہ میں خرچ کر دیتی تھیں۔"[55] **حضرت عمر فاروق** ؓ نے "ایک دفعہ سیدہ سوہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں درہموں کی ایک تھیلی ہدیۃً بھیجی۔ انہوں نے دریافت کیا، اس میں کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا۔ "درہم"۔ بولیں۔ "تھیلی کھجوروں کی طرح؟" یہ کہ کر تمام درہم ضرورت مندوں میں اس طرح تقسیم کر دیئے جس طرح کھجوریں تقسیم کی جاتی ہیں۔"[56] آپ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ کی زوجہ تھیں۔ آپ نہایت رحم دل اور سخی تھیں۔ جو کچھ ان کے ہاتھ آتا تھا اسے نہایت دریادلی سے حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتی تھیں۔

ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا:

حضرت خالد بن ولید ؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا (اپنی خالہ) کے ہاں گئے، وہاں سانڈے کا گوشت پیش کیا گیا۔ جب بتایا گیا کہ یہ سانڈے کا گوشت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ حرام نہیں، مگر میری قوم کے علاقے میں نہیں پایا جاتا، اس لیے مجھے اس سے کراہت ہے۔" حضرت خالدؓ نے اسے کھالیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھتے رہے۔[57] بعد میں **حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا** نے دودھ پیش کیا، آپ ﷺ نے اسے پیا اور دعا

---

[52] گھمن، محمد الیاس، **امہات المؤمنین** (مکتبہ اھل السنہ والجماعۃ، فروری 2019ء)169۔

[53] یوسف، محمد خرم، مولانا، **ازواج مطہرات کے دلچسپ واقعات** (لاہور: بیت العلوم)، 140۔

[54] ابو داؤد، **سنن ابی داود**، کتاب اجارے کے احکام و مسائل، باب جو شخص دوسرے کی چیز ضائع اور برباد کر دے، رقم الحدیث: 3568۔

[55] ہاشمی، طالب، **تذکار صحابیات**، 41۔

[56] ایضاً۔

[57] النسائی، **سنن نسائی**، کتاب شکار اور ذبیحہ سے متعلق، باب سانڈے کا بیان، رقم الحدیث: 4322۔

فرمائی: "اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر عطا فرما، کیونکہ کھانے پینے میں دودھ جیسی کوئی چیز کفایت نہیں کرتی۔"[58]

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ:

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، جو "ذات النطاقین"[59] کے لقب سے مشہور ہیں، نبی کریم ﷺ کی نہایت سخی، مخلص اور انفاق کرنے والی صحابیہ تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: "مال کو تھیلی میں باندھ کر مت رکھو، ورنہ اللہ بھی تمہارے لیے اپنے خزانے بند کر دے گا، بلکہ جہاں تک ہو سکے خیر و خیرات کرتی رہو۔"[60] **عباد بن عبد اللہ بن زبیر** نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! جو کچھ زبیر مجھے دے اس کے سوا میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں کہ جو وہ مجھے دے میں اس میں سے تھوڑا سا صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا: "اپنی طاقت کے مطابق تھوڑا بھی خرچ کرو اور برتن میں سنبھال کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے سنبھال کر رکھے گا۔"[61] حضرت اسما رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کو ہمیشہ وعظ و نصیحت کیا کرتی تھیں کہ: "خرچ کرو اور صدقہ کیا کرو اور خوشحالی کا انتظار نہ کرو، اگر تم خوشحالی کا انتظار کرتے رہو گے تو خوشحالی نہیں آئے گی۔ اگر تم خرچ کرو گے تو مال کبھی ختم نہیں ہو گا۔"[62]

حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا:

حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا انفاق فی سبیل اللہ کی ایک منفرد مثال تھیں، جنہوں نے اپنے علم اور مہارت کو اللہ کی راہ میں خدمتِ خلق کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ ایک انصاری شخص کو پھنسی نکل آئی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے دم کریں اور اپنی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بھی یہ دم اسی طرح سکھائیں جیسے وہ انہیں کتابت (لکھنا) سکھاتی تھیں۔[63] اس واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے اپنے علم، تجربے اور خدمت کے جذبے کو دوسروں کے فائدے کے لیے استعمال کیا، جو انفاق فی سبیل اللہ کی روحانی اور عملی صورت تھی۔ یعنی اللہ کی رضا کے لیے اپنے علم اور صلاحیت کو مخلوقِ خدا کی بھلائی میں خرچ کرنا۔

---

[58] البانی، **السلسلہ الصحیحہ**، کتاب قربانی، ذبحہ، حقیقہ، کھانے پینے اور حیوانوں کا بیان، باب قربانی، ذبحہ، حقیقہ کا بیان، رقم الحدیث: 888۔

[59] ابو عبید اللہ، محمد بن اسحاق بن یسار، سیرت رسول پاک، ترجمہ۔ مولانا اطہر صاحب نعیمی (لاہور: مکتبہ نبویہ، 1421ھ)، 345۔

[60] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب زکوۃ کا بیان، باب جہاں تک ہو سکے خیرات کرنا، رقم الحدیث: 1434۔

[61] القشیری، مسلم بن حجاج، **الجامع الصحیح** (الریاض، مکتبہ دار السلام، 2008ء)، کتاب زکوۃ، باب خرچ کرنے کی ترغیب، رقم الحدیث: 2378۔

[62] انوار الحق، "**کفالت عامہ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے عملی امور: ایک جائزہ**" 12، 11۔

[63] البانی، **السلسلہ الصحیحہ**، کتاب فضائل قرآن، دعاؤں، اذکار اور دَم کا بیان، باب فضائل قرآن، دعاؤں، اذکار اور دم کا بیان، رقم الحدیث: 2753۔

حضرت خولہ بنت حکیم بن امیہ رضی اللہ عنہا:

یہ واقعہ حضرت خولہ بنت حکیم بن امیہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت، ایمان داری اور انفاق فی سبیل اللہ کے اعلیٰ مقام کو ظاہر کرتا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس عجوہ کھجوریں موجود نہ تھیں اور ایک بدو کے ساتھ معاملہ طے ہو چکا تھا، تو آپ ﷺ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے ادھار لینے کے لیے پیغام بھیجا۔ انہوں نے بغیر کسی تاخیر کے عرض کیا کہ: "ٹھیک ہے، کھجوریں میرے پاس ہیں، آپ کسی کو بھیج دیں جو آ کر لے جائے۔"[64] یہ ان کی اعتماد، تعاون اور سخاوت کی بہترین مثال ہے۔ انہوں نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ پر پورا یقین رکھا بلکہ اپنا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے پیش کرنے میں ذرہ برابر تردد نہیں کیا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت معاویہ:

حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان خواتین میں سے تھیں جنہوں نے نبی ﷺ کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے انفاق فی سبیل اللہ کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔ جب آپ ﷺ نے عورتوں کو صدقہ و خیرات کی ترغیب دی تو حضرت زینبرضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ اگر وہ اپنے شوہر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ کریں تو کیا یہ صدقہ شمار ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہاں، تمہیں دوہرا اجر ملے گا، ایک قرابت داری کا اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔"[65] حضرت زینبرضی اللہ عنہا کا یہ عمل اس بات کی روشن مثال ہے کہ انفاق صرف غیروں پر نہیں بلکہ قریبی مستحق رشتہ داروں پر بھی باعثِ ثواب ہے۔

حضرت رائطہ رضی اللہ عنہا:

حضرت رائطہ رضی اللہ عنہا ایک نیک، محنتی اور کاریگر خاتون تھیں جو تجارت کرتی اور اپنی کمائی میں سے راہِ خدا میں صدقہ و خیرات کیا کرتی تھیں۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "تم اپنے گھر والوں پر جو خرچ کرتی ہو، اس پر بھی تمہیں ثواب ملتا ہے۔[66]" اس سے حضرت رائطہ رضی اللہ عنہا کے جذبۂ انفاق اور خلوصِ نیت کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ اپنی محنت کی کمائی بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی خواہش رکھتی تھیں۔

---

[64] البانی، **السلسلہ الصحیحہ**، کتاب خوبیوں اور خامیوں کا بیان، باب خوبیوں اور خامیوں کا بیان، رقم الحدیث:3334۔

[65] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب زکوۃ، باب عورت کا خود اپنے شوہر کو یا اپنی زیر تربیت یتیم بچوں کو زکوۃ دینا، رقم الحدیث:1466۔

[66] امام احمد، **المسند**، کتاب حضرت رائطہ کی حدیثیں، رقم الحدیث:16183۔

حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا:

حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا ایک فیاض اور سخی خاتون تھیں جو صدقہ و خیرات میں پیش پیش رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے وہ بکری کا گوشت بھیجا جو انہیں صدقہ کے طور پر ملی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے جب اس کے بارے میں سنا تو فرمایا: "لاؤ، خیرات تو اپنے ٹھکانے پہنچ گئی۔"[67] اس سے حضرت نسیبہ رضی اللہ عنہا کے جذبۂ انفاق اور خیر خواہی کا اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت ام طلیق رضی اللہ عنہا:

حضرت ام طلیق رضی اللہ عنہا ایک دیندار اور سمجھدار خاتون تھیں جو اللہ کی راہ میں خرچ اور عبادت کی خواہش رکھتی تھیں۔ انہوں نے اپنے شوہر سے حج کے لیے سواری مانگی تو انہوں نے کہا کہ یہ جانور میں نے جہاد کے لیے روکا ہوا ہے۔ ام طلیق رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ "حج بھی اللہ کے راستے میں ہے۔" جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ام طلیق نے سچ کہا، اگر تم اسے اونٹ دے دیتے تو وہ بھی اللہ کے راستے میں ہوتا، اور اگر خرچ دیتے تو اللہ تمہیں اس کا بدلہ دیتا۔"[68] اس سے حضرت ام طلیق رضی اللہ عنہا کے اخلاص، فہمِ دین اور جذبۂ انفاق فی سبیل اللہ کا خوبصورت اظہار ہوتا ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا:

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا انصار کی بہادر اور نیک خاتون تھیں جو انفاق و خدمتِ دین میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ جب جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو وہ دیگر خواتین کے ساتھ ساتھ جاتی تھیں، مجاہدین کو پانی پلاتی اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ ان کا یہ عمل فی سبیل اللہ خدمت اور عملی انفاق کی روشن مثال ہے۔[69] ان کا گھر نبی کریم ﷺ کی محبت و خدمت کا مرکز تھا، کبھی مہمانِ رسول ﷺ کی ضیافت میں اپنا کھانا پیش کرتیں، تو کبھی نبی ﷺ کے لیے خود کھانا تیار کرتیں۔ رسول اللہ کی شادی کی خوشی میں بھی کھانا تیار کر کے بھیجا کرتی تھیں۔[70]

ام سلیم رضی اللہ عنہا کی سخاوت اور ایمان افروز کردار کا ایک عظیم واقعہ وہ ہے جب ان کے شوہر ابو طلحہؓ نے ایک بھوکے مہمان کی خاطر اپنا اور اپنی بیوی کا کھانا پیش کر دیا، اور دونوں نے بھوکے رہ کر مہمان کو سیر کیا۔[71] جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی تحسین میں آیت "وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ" نازل فرمائی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ

---

[67] البخاری، الجامع الصحیح، کتاب زکوۃ کا بیان، باب جب صدقہ محتاج کی ملک ہو جائے، رقم الحدیث: 1494۔

[68] البانی، **السلسلۃ الصحیحہ**، کتاب سفر، جہاد اور جانوروں سے نرمی، باب سفر، جہاد اور جانوروں سے نرمی کا بیان، رقم الحدیث: 2093۔

[69] المسلم، **الجامع الصحیح**، کتاب جہاد اور اس کے دوران رسول ﷺ کے اختیار کردہ طریقے، باب عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر جہاد، رقم الحدیث: 444۔

[70] النسائی، **سنن نسائی**، کتاب نکاح سے متعلق مسائل، باب شادی کرنے والے کو تحفہ دینا، رقم الحدیث: 3389۔

[71] البانی، **السلسلہ الصحیحہ**، کتاب اخلاق، نیکی اور صلہ رحمی، باب نیکی اور صلہ رحمی، رقم الحدیث: 151۔

تھا جس کے بارے میں وہ فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے اس پیالے میں رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا مشروب پلایا ہے: پانی بھی، شہد بھی، دودھ بھی اور نبیذ بھی۔[72] ام سلیم رضی اللہ عنہا کا گھر ایمان، قربانی، اخلاص اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کی روشن مثال تھا۔

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا:

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا انصار کی نیک، باعمل اور بہادر خاتون تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئیں۔ وہ مجاہدین کے لیے کھانا تیار کرتی تھیں، زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔[73] ان کے جذبۂ خدمت وانفاق فی سبیل اللہ قابلِ رشک تھا۔ وہ خواتین کو بھی نیکی اور عبادت کے کاموں میں شریک ہونے کی ترغیب دیتی تھیں، حتیٰ کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق عورتوں کو نمازِ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کی تاکید فرمایا کرتی تھیں۔[74]

حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا:

حضرت ام سلیط رضی اللہ عنہا ان انصاری خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور جہاد کے موقعوں پر مجاہدین کی خدمت کی۔ غزوہ اُحد کے دن وہ مجاہدین کے لیے پانی کے مشکیزے اٹھا کر لاتی تھیں اور زخمیوں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک بار مدینہ کی عورتوں میں چادریں تقسیم کیں تو ایک چادر بچ جانے پر فرمایا کہ اس کی سب سے زیادہ مستحق ام سلیط رضی اللہ عنہا ہیں، کیونکہ انہوں نے احد کے دن مسلمانوں کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔[75]

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا:

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا ایک ایسی نیک اور سخی خاتون تھیں جو کثرت سے صدقہ و خیرات کرتی تھیں۔ ان کے گھر میں صحابۂ کرامؓ آتے جاتے رہتے تھے، کیونکہ وہ ان کی مہمان نوازی اور انفاق فی سبیل اللہ میں مشہور تھیں۔[76] اور اس

---

[72] النسائی، **سنن نسائی**، کتاب مشروبات سے متعلق مسائل، باب مباح اور جائز مشروبات کا بیان، رقم الحدیث: 5756۔

[73] المسلم، **الجامع الصحیح**، کتاب جہاد اور اس کے دوران رسول ﷺ کے اختیار کردہ طریقے، باب جہاد میں شریک عورتوں کو عطیہ دینا، رقم الحدیث: 4690۔

[74] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب حج کے مسائل، باب حیض والی عورت بیت اللہ کے طواف کے سوا تمام ارکان بجالائے، رقم الحدیث: 1652۔

[75] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب جہاد، باب جہاد میں عورتوں مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کر لے جانا، رقم الحدیث: 2881۔

[76] امام مالک، **موطا امام مالک**، ترجمہ۔ مولانا منظور احمد (لاہور: المصباح، اردو بازار)، کتاب الطلاق، باب طلاق والی عورت کے نفقہ کا بیان، رقم الحدیث: 1205۔

بات کا ذکر خود رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے جس سے حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا کے گھر کا خیر و برکت اور انفاق کے مرکز ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

حضرت جلیبیبؓ کی زوجہ:

حضرت جلیب ؓکی زوجہ انصار کی نیک اور باایمان خاتون تھیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے فرمان کو دل سے قبول کیا اور والدین کے انکار کے باوجود نبی ﷺ کی رضا کے مطابق نکاح پر راضی ہو گئیں۔ ان کے شوہر حضرت جلیبیبؓ نے راہِ خدا میں شہادت پائی۔ بعد میں یہ خاتون مدینہ کی فی سبیل اللہ انفاق کرنے والی عورت کے طور پر مشہور ہوئیں، جو ان کے ایمان، اطاعتِ رسول ﷺ اور سخاوت کا روشن ثبوت ہے۔[77]

ابوالہیثم بن تیہان انصاریؓ کی زوجہ:

ابوالہیثم بن تیہان انصاریؓ کی زوجہ ایک نیک، فرمانبردار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ جب نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھوک کی حالت میں ان کے گھر تشریف لائے تو وہ نہایت خلوص سے خدمت میں پیش آئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے شوہر میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ کچھ دیر بعد ابوالہیثمؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بڑی محبت و تعظیم کے ساتھ مہمان نوازی کی۔ ان کی بیوی نے بھی کھانے کی تیاری میں بھرپور حصہ لیا اور اپنی استطاعت کے مطابق نبی ﷺ اور صحابہؓ کی خدمت کی۔ بعد میں جب نبی ﷺ نے ابوالہیثمؓ کو غلام کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی تو ان کی بیوی نے مشورہ دیا کہ نصحت کو پورا کرنے کا بہترین طریقہ غلام کو آزاد کرنا ہے۔ چنانچہ ابوالہیثمؓ نے فوراً غلام آزاد کر دیا۔[78] یوں اس نیک خاتون نے اپنی دانائی، سخاوت اور نبی ﷺ کی محبت میں اخلاص کی اعلیٰ مثال قائم کی۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ کی اہلیہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ کی اہلیہ ایک باایمان اور باعمل خاتون تھیں جنہوں نے غزوہ خندق کے موقع پر نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے لیے ایثار و خدمت کی بہترین مثال قائم کی۔ جب نبی ﷺ سخت بھوک میں تھے تو انہوں نے گھر میں موجود معمولی سامان، ایک صاع جو اور ایک بکری کے بچہ سے کھانا تیار کیا۔ نبی ﷺ نے اس کھانے میں برکت کی دعا فرمائی اور اپنے لعابِ دہن سے ہانڈی اور آٹے میں برکت عطا کی۔ نتیجتاً ہزار کے قریب صحابہ نے سیر ہو کر کھایا اور کھانا پھر بھی باقی رہا۔ یہ معجزہ اس مخلص خاتون کے اخلاص، سخاوت اور نبی ﷺ سے محبت کا مظہر تھا۔[79]

---

[77] امام احمد، **المسند**، کتاب حضرت انس بن مالک کی مرویات، رقم الحدیث: 12420۔

[78] الترمذی، **سنن ترمذی**، کتاب زہد و ورع، تقویٰ اور پرہیز گاری، باب صحابہ کرام کی معاشی زندگی کا بیان، رقم الحدیث: 2369۔

[79] البخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب غزوات، باب غزوہ خندق کا بیان، رقم الحدیث: 4102۔

ان خواتین کے اعمال نے ثابت کیا کہ انفاق صرف مردوں کا فریضہ نہیں بلکہ عورت بھی ایمان و اخلاص کے ساتھ اللہ کی رضا کے لیے اپنا کردار ادا کر سکتی ہے۔ صحابیات رضی اللہ عنہا کا یہ عملی نمونہ امتِ مسلمہ کی خواتین کے لیے ایک روشن مثال ہے کہ انفاق ایمان کا اظہار اور سماجی بھلائی کا ذریعہ ہے۔

اسوۂ صحابیات سے اخذ کردہ اصول، عصری رہنمائی اور نتائج وسفارشات

انفاق فی سبیل اللہ میں صحابیاتؓ کے اسوہ سے اخذ کردہ اصول

ذاتی مال و دولت کی قربانی:

صحابیاتؓ نے انفاق فی سبیل اللہ میں اپنی ذاتی ملکیت سے خرچ کیا، نہ کہ محض شوہروں یا والدین کے مال سے۔

- **حضرت خدیجہ** سلام اللہ علیہا نے اسلام کے ابتدائی دور میں اپنا سارا ذاتی مال رسول اللہ ﷺ کی دعوتِ اسلام کے لیے پیش کر دیا۔
- **حضرت زینب بنت جحشؓ** اپنے ہاتھوں سے چمڑا کماتی تھیں اور اس کی آمدنی کو صدقہ کر دیتی تھیں۔
- **حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ** نے غرباء اور ضرورت مندوں میں اپنے پاس موجود کھجوریں اور خوراک تقسیم کیں۔

یہ سب اس بات کی دلیل ہیں کہ خواتین نے انفرادی مالی آزادی کو انفاق کے لیے استعمال کیا۔

فقرا و مساکین کی اولیت:

- **حضرت زینب بنت خزیمہؓ کو "ام المساکین"** کہا گیا یتیم، بیوہ اور مسکینوں کی مستقل کفالت ان کا معمول تھا۔

خدمتِ خلق اور انسانی ہمدردی:

صحابیاتؓ کا انفاق صرف مال دینے تک محدود نہیں تھا بلکہ وہ خدمتِ انسانیت میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔

- **حضرت رُفَیدہ اسلمیہ** ؓ جنگوں کے دوران زخمیوں کی طبی خدمت کرتی تھیں۔
- **حضرت امّ سُلیمؓ** میدانِ جہاد میں مجاہدین کو پانی اور مرہم پہنچاتیں۔
- **حضرت اُمّ عمارہؓ** نے غزوۂ اُحد میں نبی ﷺ کی ذاتی حفاظت کی اور زخم کھائے۔
- یہ سب عمل انفاق کے غیر مالی پہلو یعنی جسمانی خدمت اور ایثار کی روشن مثالیں ہیں۔

ایمان اور نیت میں خلوص:

صحابیاتؓ کا انفاق محض دکھاوے یا نام و شہرت کے لیے نہیں تھا۔ ان کی نیت صرف رضائے الٰہی تھی۔

- **حضرت فاطمہ** سلام اللہ علیہا اور **مولا علی علیہ السلام** نے تین دن کا کھانا فقیروں، یتیموں اور قیدیوں میں تقسیم کر دیا اور خود بھوکے رہے۔

ان کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان، اخلاص اور تقویٰ انفاق کی اصل بنیاد ہے۔

اخلاقی و تربیتی کردار:

صحابیاتؓ نے اپنی اولاد اور گھریلو ماحول میں سخاوت، ایثار، اور خدمتِ خلق کی تربیت دی۔ ان کا طرزِ عمل دوسروں کے لیے نمونہ بنا۔

- **حضرت عائشہؓ** اکثر اپنی خادمہ یا سائل کے ساتھ کھانا بانٹ لیتیں۔ وہ بچوں کو سکھاتیں کہ مال اللہ کی امانت ہے، جسے خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔

یہ کردار اس بات کی علامت ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کا آغاز انفرادی و خاندانی سطح سے ہونا چاہیے۔

مذہبی شعور اور اصلاحی دعوت:

بعض صحابیات نے انفاق کو دعوتِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کے ساتھ جوڑ دیا۔

- حضرت حفصہؓ، حضرت عائشہؓ، اور حضرت ام سلمہؓ نے علم و تبلیغ کے ذریعے خواتین میں دینی بیداری پیدا کی۔ وہ دیگر خواتین کو صدقہ، زکوٰۃ اور خیرات کے احکام سکھاتی تھیں۔ اس طرح انہوں نے تعلیمی انفاق (علم کا خرچ) کا عملی مظاہرہ کیا۔

صبر، قناعت اور توکل:

انفاق کے ساتھ ساتھ صحابیاتؓ کی زندگیوں میں صبر اور توکل نمایاں تھا۔ وہ مال کے نقصان یا کمی سے خوف زدہ نہیں ہوتیں بلکہ یقین رکھتی تھیں کہ اللہ راہِ انفاق میں دیا ہوا مال کئی گنا بڑھا کر لوٹاتا ہے۔ یہ رویہ ان کے ایمان کی پختگی اور عملی کردار کی مضبوطی کی دلیل ہے۔

یہ اصول اخلاص، سخاوت، اولویتِ قربانی، عملی شمولیت، علمی انفاق نہ صرف فردی اخلاق کو مضبوط کرتے ہیں بلکہ معاشرتی بہبود کے لیے مؤثر و پائیدار ڈھانچے قائم کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ دورِ حاضر میں جب مادیت پسندی اور انفرادی مفادات بڑھ رہے ہیں، تو صحابیاتؓ کا یہ متوازن اسلوب خواتین کو ایک فعال، باعزت اور منظم کردار ادا کرنے کی راہ دکھاتا ہے ۔ جو ذاتی نجات اور اجتماعی فلاح دونوں کے لیے ضروری ہے۔ عصرِ حاضر کی خواتین کے لیے ان کا یہ کردار نہ صرف روحانی رہنمائی بلکہ عملی نمونہ بھی فراہم کرتا ہے۔

نتائج:

اس بحث سے جو نتائج سامنے آتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

- **ہمہ گیریت اور انسانی فطرت:** انفاق فی سبیل اللہ کا تصور ہمہ گیری اور انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہے۔ قرآن و سنت میں انفاق کو محض مالی خرچ تک محدود نہیں رکھا گیا، بلکہ اسے ایک جامع انسانی فریضہ قرار دیا گیا ہے جس میں مال، وقت، علم، قوت، ہمدردی اور خدمت سب شامل ہیں۔
- **صحابیاتؓ کا مثالی کردار:** صحابیاتؓ نے انفاق فی سبیل اللہ میں مثالی کردار ادا کیا۔ ان کا انفاق صرف دولت کی قربانی نہیں تھا بلکہ انہوں نے اپنے جذبات، وقت، توانائی اور حتیٰ کہ جان تک اللہ کی راہ میں پیش کی۔ ان میں **حضرت خدیجہسلام اللہ علیہا، حضرت زینب بنت جحشؓ، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، حضرت اسماء** ؓ، اور **حضرت ام عمارہؓ** نمایاں مثالیں ہیں۔
- **انفاق کے محرکات:** ایمان، اخلاص اور تقویٰ، انفاق کا بنیادی محرک تھے۔ صحابیات کے تمام اعمال میں ریا یا نمود کا کوئی پہلو نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی ان کی اصل نیت تھی۔
- **انفاق میں خواتین کی مساوی شرکت:** انفاق کا دائرہ صرف مردوں تک محدود نہیں۔ ابتدائے اسلام سے خواتین نے مالی، سماجی اور عملی ہر میدان میں شرکت کی، جس سے یہ واضح ہوا کہ عورت بھی دین و معاشرت کی خدمت میں برابر کی حصہ دار ہے۔
- **مادیت پسندی کا رجحان:** عصر حاضر میں مادیت پسندی نے انفاق کے جذبے کو کمزور کیا ہے۔ موجودہ دور میں خود غرضی، فیشن پرستی اور دنیاوی مفادات نے سخاوت اور ایثار کی روح کو کمزور کر دیا ہے، جس کی وجہ سے معاشرتی ناہمواری بڑھ گئی ہے۔
- **اسوہ صحابیاتؓ:** صحابیاتؓ کا اسوہ جدید خواتین کے لیے ایک جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان کے طرزِ عمل سے سیکھا جاسکتا ہے کہ دین پر عمل اور سماجی خدمت دونوں کو کیسے ہم آہنگ کیا جاسکتا ہے۔
- **فلاحی نظام کی بنیاد:** انفاق فی سبیل اللہ ایک پائیدار فلاحی نظام کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اگر خواتین منظم انداز میں انفاقی سرگرمیوں میں شامل ہوں تو معاشرتی سطح پر غربت، بے روزگاری اور محرومی میں واضح کمی لائی جاسکتی ہے۔

سفارشات:

اس بحث کے تناظر میں درج ذیل سفارشات پیش کیں جاتی ہیں:

1. تعلیمی اداروں میں دینی و اخلاقی تعلیم کا جزو بنائیں۔ طلبہ خصوصاً طالبات کو انفاق فی سبیل اللہ، ایثار، اور خدمتِ خلق کے اصول پڑھائے جائیں تا کہ عملی شعور پیدا ہو۔
2. جامعات میں "اسلامی فلاحی نظام میں خواتین کا کردار" کے عنوان سے کانفرنسز اور سیمینارز کا انعقاد کیا جائے۔
3. خواتین کو مالی خود مختاری دی جائے تا کہ وہ انفاق میں فعال کردار ادا کر سکیں۔ گھریلو سطح پر خواتین کے لیے چھوٹے کاروبار، ہنر سکھانے اور آمدنی بڑھانے کے منصوبے بنائے جائیں تا کہ وہ اپنے مال سے انفاق کر سکیں۔
4. اسلامی فلاحی اداروں میں خواتین کی نمائندگی بڑھائی جائے۔ زکوٰۃ کمیٹی، بیت المال، NGOاور ویلفیئر اداروں میں خواتین کو فیصلہ سازی اور منصوبہ بندی میں شامل کیا جائے۔
5. میڈیا اور سوشل پلیٹ فارمز پر صحابیات کے کردار کو اجاگر کیا جائے۔ ڈراموں، ڈاکومنٹریز اور تعلیمی پروگراموں میں ان کے انفاقی اسوہ کو جدید طرز میں پیش کیا جائے تا کہ معاشرے میں عملی تحریک پیدا ہو۔
6. خاندان کو انفاق کا پہلا ادارہ بنایا جائے۔ ہر گھرانہ اپنے ماہانہ بجٹ میں صدقہ، خیرات یا کسی فلاحی مقصد کے لیے رقم مخصوص کرے تا کہ بچوں میں انفاق کا جذبہ پیدا ہو۔
7. عصر حاضر کی خواتین میں دینی و سماجی بیداری کی مہم چلائی جائے۔ تا کہ وہ مادیت پرستی سے نکل کر خدمتِ انسانیت اور رضائے الٰہی کے اعلیٰ مقصد کی طرف راغب ہوں۔

مصادر و مراجع

القرآن الکریم۔

البخاری، محمد بن اسماعیل۔ الجامع الصحیح۔ مترجم محمد ابراہیم حنفی چشتی، کراچی: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، فروری 200ء۔

ابو داؤد، سلیمان بن اشعث۔ سنن ابی داود۔ ترجمابو العرفان مولانا محمد انور، لاہور: ضیاء القرآن پبلیکشنز، اکتوبر 2012ء۔

ابو عبید اللہ، محمد بن اسحاق بن یسار۔ سیرت رسول پاک۔ مترجمولانا اطہر صاحب نعیمی، لاہور: مکتبہ نبویہ، 1421ھ۔

البانی، محمد ناصر الدین۔ السلسلہ الصحیحہ۔ لاہور: مکتبہ قدوسیہ، 2009ء۔

البعلبکی، روحی، ڈاکٹر، المورد الوسیط۔ مترجم پروفیسر عبد الرزاق۔ کراچی: دار الاشاعت، ستمبر 2005ء۔

الترمذی، محمد بن عیسیٰ۔ سنن ترمذی۔ مترجم ڈاکٹر عبد الرحمن بن عبد الجبار، لاہور: مکتبہ بیت السلام، فروری 2016ء۔

التبریزی، محمد بن عبد اللہ۔ مشکوۃ مصابیح۔ مترجم مولانا عبد السلام، لاہور: مکتبہ اسلامیہ، اگست 2013ء۔

التمیمی، ابو حاتم، محمد بن حبان۔ صحیح ابن حبان۔ مترجم محمد محی الدین جہانگیر، شبیر برادرز لاہور۔

الحاکم، عبد اللہ، محمد بن عبد اللہ۔ المستدرک۔ مترجم محمد شفیق الرحمن، شبیر برادرز لاہور فروری 2010ء۔

امام احمد، احمد بن حنبل۔ المسند۔ مترجم مولانا محمد ظفر اقبال، لاہور: مکتبہ رحمانیہ۔

خان، لطف الرحمٰن۔ قرآنی ڈکشنری۔ لاہور: سراج منیر، 25 اپریل 2013ء۔

ڈاکٹر، تاج الدین اظہر، "انفاق فی سبیل اللہ: اسلامی فکر میں مفہوم، دائرہ کار اور سماجی اثرات کا تحقیقی جائزہ" پی ایچ ڈی تھیس، HITEC یونیورسٹی، ٹیکسیلا، ستمبر 2025ء)۔

سید، ابو الاعلی مودودی۔ معاشیات اسلام۔ لاہور: اسلامک پبلیکشنز، 1975ء۔

سید، ابو الاعلی مودودی۔ تفہیم القرآن۔ لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 11 ستمبر 1040ء۔

عطاء الرحمن ثاقب، تیسیر القرآن ڈکشنری۔ لاہور: فہم قرآن انسٹیٹیوٹ، رمضان مبارک 1419ھ۔

القشیری، مسلم بن حجاج۔ الجامع الصحیح۔ الریاض، مکتبہ دار السلام، 2008ء۔

گھمن، محمد الیاس۔ امہات المؤمنین۔ مکتبہ اھل السنہ والجماعۃ، فروری 2019ء۔

امام مالک۔ موطا امام مالک۔ مترجم مولانا منظور احمد، لاہور: المصباح، اردو بازار۔

امام نسائی، ابو عبد الرحمن۔ سنن نسائی۔ مترجم علامہ وحید الزماں، لاہور: اسلامی اکادمی اردو بازار، دسمبر 1985ء۔

انوار الحق، "کفالت عامہ میں صحابیات رضی اللہ عنہن کے عملی امور: ایک جائزہ" (یونیورسٹی آف کراچی، مارچ 2020ء)۔

الہاشمی، طالب۔ تذکار صحابیات۔ دہلی: مکتبہ اسلامی، جنوری 1983ء۔

یوسف، محمد خرم، مولانا۔ ازواج مطہرات کے دلچسپ واقعات۔ لاہور: بیت العلوم۔ ص